خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل
4 اپریل 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 76 منگل-4 ذیقعدہ-1415ھ' 4 شہادت 1374ھش' 4 اپریل 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوستی کا اصول، کبھی اپنی منوائے کبھی آپ مانے

لوگوں کا دستور ہے کہ حالت تنعم میں وہ خدا تعالیٰ سے برگشتہ رہتے ہیں اور جب مصیبت اور تکلیف پڑتی ہے تو لمبی چوڑی دعائیں مانگتے ہیں اور ذرا سے ابتلاء سے خدا تعالیٰ سے قطع تعلق کر لیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کو اس شرط پر ماننے کے لئے تیار ہیں کہ وہ ان کی مرضی کے خلاف کچھ نہ کرے حالانکہ دوستی کا اصول یہ ہے کبھی اپنی اس سے منوائے اور کبھی اس کی آپ مانے۔ اور یہی طریق خدا تعالیٰ نے بھی بتلایا ہے کہ (-) تم مانگو تو میں دوں گا یعنی تمہاری بات مانوں گا اور دوسری جگہ اپنی منواتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو خدا تعالیٰ کو چھوڑتے ہیں اور اپنی تدبیروں پر بھروسہ کرتے ہیں وہ احتیاطیں کرتے کرتے خود مبتلا ہو جاتے ہیں اور پھنس جاتے ہیں۔ اس واسطے کہ خدا تعالیٰ کا فضل ان کے ساتھ نہیں ہوتا اور ان کی دستگیری نہیں کی جاتی۔ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنی تجویز اور خیال سے اگر کوئی اصلاح نفس کرنے کا مدعی ہو وہ جھوٹا ہے۔

اصلاح نفس کی ایک راہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی ہے (-) یعنی جو لوگ قولی۔ فعلی۔ عملی اور حالی رنگ میں سچائی پر قائم ہیں ان کے ساتھ رہو۔ اس سے پہلے فرمایا (-) یعنی ایمان والو۔ تقویٰ اللہ اختیار کرو۔ اس سے یہ مراد ہے کہ پہلے ایمان ہو پھر سنت کے طور پر بدی کی جگہ کو چھوڑ دے اور صادقوں کی صحبت میں رہے۔ صحبت کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے جو اندر ہی اندر ہوتا چلا جاتا ہے۔ (-) جو شخص شراب خانہ میں جاتا ہے خواہ وہ کتنا ہی پرہیز کرے اور کہے کہ میں نہیں پیتا ہوں لیکن ایک دن آئے گا کہ وہ ضرور پیئے گا۔

پس اس سے کبھی بے خبر نہیں رہنا چاہئے کہ صحبت میں بہت بڑی تاثیر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اصلاح نفس کے لئے (نیک لوگوں کے ساتھ رہنے) کا حکم دیا ہے۔ (ملفوظات جلد سوم ص ۵۰۵)

درخواست دعا

○ مکرم میجر (ریٹائرڈ) عبد القادر صاحب ناظر دیوان لکھتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ کی صحت بدستور خراب چلی آرہی ہے کمزوری بہت زیادہ ہے۔ ہوش میں ہیں مگر خود اٹھ بیٹھ نہیں سکتیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ رنگ میں انہیں شفا عطا فرماتے ہوئے فعال زندگی عطا فرمائے۔

خاکسار کے بڑے بیٹے عزیزم کرنل عبد الباسط خان کی اہلیہ بھی جوڑوں کے درد میں مبتلا ہونے کے باوجود خاکسار کی اہلیہ کی دیکھ بھال کر رہی ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی احباب سے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ڈاکٹر عبد الخالق خالد صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خوشدامن صاحبہ مکرمہ صفیہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا منور بیگ صاحب آف کوئٹہ حال ماڈل ٹاؤن لاہور چند یوم کی شدید علالت کے بعد بتاریخ ۲۴- مارچ ۹۵ء اتفاق ہسپتال لاہور میں وفات پاگئیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ ان کی میت ربوہ لائی گئی۔ اس سے قبل بتاریخ ۲۵- مارچ بروز ہفتہ بعد از فجر بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں مکرم محمد یونس خالد صاحب مربی سلسلہ نے جنازہ پڑھایا۔ میت کی ربوہ روانگی سے قبل صدر جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن مکرم ناصر صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔

ربوہ میں بعد ظہر بیت المبارک میں نماز جنازہ ادا کی گئی جو محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے پڑھائی۔ جنازہ کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی بعد تدفین مکرم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے ہی اجتماعی دعا کروائی۔

موصوفہ بہت صابر، شاکر خاتون تھیں۔ بہت شفیق، از حد محبت کرنے والی حد درجہ مہمان نواز، سلسلہ عالیہ احمدیہ اور امامت سے گہری محبت رکھتی تھیں۔ انہوں نے اپنے پیچھے چھ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند کرے اور اپنی مغفرت کا سلوک فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

صفات الٰہیہ کا مظہر بننے والا نیکی کی توفیق پاتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

جو شخص اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بنے گا وہ نیکی کی توفیق پائے گا۔ جو شخص نیک بننے کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی کمزوری کی پردہ پوشی بھی کرتا ہے۔ اس کے گناہ معاف بھی کر دیتا ہے۔ وہ خود اپنے فضل سے اس کے لئے نیکی کے سامان بھی پیدا کر دیتا ہے۔ وہ اس کی عقل میں ترقی بھی عطا کرتا ہے۔ مال و دولت میں فراخی بھی بخشتا ہے اور جب مال و دولت جمع ہو جائے تو پھر اسے خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق بھی عطا فرماتا ہے وہ الٰہی صفات کی معرفت حاصل کرنے کے سامان بھی پیدا کرتا ہے۔ وہ انسان کو نور عطا کرتا ہے اور نور کے اتمام کے سامان بھی پیدا کرتا ہے۔ اسی لئے فرمایا۔

(-) میں تم پر اپنی نعمتوں کو پورا کروں گا۔ جو شخص خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ ایک جگہ کھڑا تو نہیں رہتا۔ اس کا ہر روز پہلے روز سے زیادہ شاندار اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو زیادہ حاصل کرنے والا اور اس کے پیار کو زیادہ پانے والا ہوتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور رضا اور اس کی صفات کی معرفت میں دن بدن ترقی کرتا ہے۔ وہ نور جو خدا تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کو عطا فرماتا ہے اس نور میں روز بروز زیادہ شدت پیدا ہوتی ہے۔ ویسے نور اور نور میں بھی فرق ہے۔ ایک نور ہے سرسوں کے تیل سے جلنے والے دیئے کا اس کی بھی ایک روشنی ہے اور ایک روشنی ہے سورج کی۔ ظاہر ہے ان کے درمیان بہت فرق ہے۔ جس طرح دیئے اور سورج کی روشنی میں بہت بڑا فرق ہے۔ اسی طرح سورج کی روشنی اور اللہ تعالیٰ کے نور میں بے اندازہ فرق ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نور کی اصل حقیقت کا تو ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ایک نہ ختم ہونے والی ترقی اور حرکت ہے جو انسان کو خدا کے قرب کی طرف لے جا رہی ہے۔ یہ ایک نہ ختم ہونے والی حرکت ہے۔ یہ تو ابدی زندگی میں بھی ختم نہیں ہوگی۔ کیونکہ خدا کے بندے اور خدا کے درمیان لامحدود فاصلہ ہے (-)

(از خطبہ ۸- ستمبر ۱۹۷۲ء)

کبھی خدا تعالیٰ اپنی قضاء و قدر منوانا چاہتا ہے اور کبھی دعا قبول کرتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا فانی ہے

ہر وہ شخص جس کے متعلق یہ خیال پیدا ہو جائے کہ وہ لالچی ہے اور دنیا کی چیزوں کو اپنی جھولی میں سمیٹنے کے لئے ہر تگ و دو کرنے کے لئے تیار رہتا ہے بلکہ تگ و دو کرتا ہے۔ وہ چاہے کتنا ہی بڑا آدمی کیوں نہ بن جائے اور کتنی ہی دولت اکٹھی کیوں نہ کرلے دنیا کی نظروں میں ذلیل ہوتا ہے۔ دولت کا جمع کرنا بری بات نہیں اگر آپ صحیح طریق سے کماتے ہیں تو آپ کا یہ حق ہے کہ آپ دولت جمع کریں۔ (اس کے خرچ کی اس وقت بات نہیں ہو رہی) لیکن اگر آپ کا مطمح نظر ہی یہ ہو کہ آپ نے دولت جمع کرنی ہے۔ آپ کے دل میں یہ ہوس پیدا ہو جائے کہ دنیا بھر کی چیزیں آپ کو مل جائیں۔ دوسروں سے چھینی جائیں اور آپ کا حصہ بن جائیں تو یقیناً آپ کے ارد گرد کے لوگ آپ کو پسند نہیں کرسکتے۔ ان کے دل میں نفرت کے جذبات پیدا ہوں گے۔ بے شک ان میں سے بعض آپ سے ڈرتے بھی ہوں اور بعض اس بات کا بھی اظہار کریں کہ وہ آپ کو معزز جانتے ہیں لیکن آپ کی ہوس اور آپ کا لالچ کبھی آپ کو حقیقی عزت نہیں دلا سکے گا۔ کہتے ہیں کہ جو لوگ دنیا کو چھوڑتے ہیں دنیا ان کے پیچھے بھاگتی ہے اور جو لوگ دنیا پر ہاتھ ڈالتے ہیں اور اسے کلیتہ "اپنی بنا لینے کی کوششیں کرتے ہیں اول تو دنیا ان کی خواہش کے مطابق انہیں ملتی نہیں اور دوئم وہ لوگوں کی نظروں میں ذلیل ہو جاتے ہیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اس کا ایک عجیب نسخہ بیان فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان دنیا کو ایک فانی چیز سمجھے۔ ہم پیچھے تو ایسی چیزوں کے دوڑتے ہیں جنہیں اپنے پاس رکھنا چاہتے ہیں اور جن کے متعلق خیال یہ ہوتا ہے کہ شائد وہ ہمیشہ ہمارے پاس رہیں۔ اگر دنیا کو ایک فانی چیز مان لیا جائے جیسا کہ ایک حقیقت ہے کہ دنیا ایک فانی چیز ہے تو ہمارے دل میں اس کے لئے حرص و ہوس اور لالچ پیدا نہیں ہو سکتے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"دیکھو! دنیا ایک فانی چیز ہے مگر اس کی لذت بھی اسی کو ملتی ہے جو اس کو خدا کے واسطے چھوڑتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کا مقرب ہوتا ہے خدا تعالیٰ دنیا میں اس کے لئے قبولیت پھیلا دیتا ہے۔ یہ وہی قبولیت ہے جس کے لئے دنیا دار ہزاروں کوششیں کرتے ہیں کہ کسی طرح کوئی خطاب مل جاوے یا کسی عزت کی جگہ یا دربار میں کرسی ملے اور کرسی نشینوں میں نام لکھا جاوے۔ غرض تمام دنیوی عزتیں اسی کو دی جاتی ہیں اور ہر دل میں اسی کی عظمت اور قبولیت ڈال دی جاتی ہے۔ جو خدا کے لئے سب کچھ چھوڑ دیں اور کھونے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔"

ایسے پاک فطرت لوگوں کی زندگی پر غور کرنے کے بعد ہی کہا جاتا ہے کہ جو دنیا کو چھوڑتا ہے (خدا کے لئے) دنیا اس کے پیچھے بھاگتی ہے اللہ تعالیٰ دنیا اس کے نام لکھ دیتا ہے۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ انسان دنیا داری میں پھنسنے کی بجائے سب کچھ خدا تعالیٰ کے لئے تیاگ دے اور خدا تعالیٰ ہی کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ ہی ہر چیز کا مالک ہے جو خدا تعالیٰ کا ہو جاتا ہے خدا تعالیٰ اسے سب کچھ دے دیتا ہے۔

نہ پاؤں گر اماں تیرے مکاں پر
بھلا خود ہی بتا جاؤں کہاں پر
ترا مقصد ہے کیا اس بے رخی سے
چلا جاؤں کسی اور آستاں پر؟

ابو الاقبال

○

پھر اک کسک اٹھی ہے مرے دل کے آس پاس
شائد کہ آگیا تری منزل کے آس پاس

دشواریاں جو سہل ہوئیں مجھ کو کیا ملا
آسانیاں بھی ہیں مری مشکل کے آس پاس

گو باریاب ہو نہ سکے یہ بھی کم نہیں
رہتے ہیں رات بھر تری محفل کے آس پاس

بے وجہ ہو گئی ہے رواں چشم خونفشار
بے وجہ اُٹھ رہی ہے کسک دل کے آس پاس

میں خود عدو سے اپنے نپٹ لوں، مگر نسیم
وہ بیٹھتے ہیں تدِ مقابل کے آس پاس

(کبابیر میں کہی گئی) نسیم سیفی

ہائیکنگ ایسوسی ایشن (مجلس صحت) کے زیر اہتمام راک کلائمبنگ ٹریننگ کورسز کا افتتاح

○ ہائکنگ ایسوسی ایشن (مجلس صحت) کے تحت ربوہ میں راک کلائمبنگ ٹریننگ کورسز کا افتتاح مورخہ ۶ مارچ ۱۹۹۵ء کو ربوہ میں واقع عمودی چٹان سے اترنے سے ہوا۔

اس افتتاحی و تعارفی تقریب کے مہمان خصوصی مسٹر اور مسز گلیسٹری جو کینیڈا کے ایک معروف مصنف اور اچھے ہائکر ہیں، تھے۔

دیگر مہمانان کرام میں مکرم چوہدری محمد علی صاحب انچارج ہائکنگ ایسوسی ایشن میجر شاہد سعدی، سیکرٹری مجلس صحت اور مکرم مرزا غلام قادر صاحب مہتمم مقامی کے علاوہ بہت سے احباب شامل تھے۔

اس پروگرام میں شمولیت کے لئے خصوصی طور پر لاہور کے تربیت یافتہ کلائمبر مکرم رضی اللہ خان صاحب، مکرم جاوید انور صاحب لیکچرر UET و جنرل سیکرٹری Environmental Protection Asso اور مکرم شہاب کاکولی صاحب آف گلشن ٹریڈرز (جنہوں نے پاکستان میں پہلی بار کیمپنگ اور کلائمبنگ کا سامان تیار کرنا شروع کیا ہے) بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

دی ایڈونچر کلب کے نوجوانوں عزیز عبد الحی صاحب، مظفر عمران صاحب اور زبیر احمد خان صاحب نے حفاظتی رسی کی مدد سے چٹان سے اترنے کا مظاہرہ کیا جسے Absieling کہتے ہیں۔

تمام حاضرین اس خوبصورت منظر سے بہت محظوظ ہوئے اور نوجوانوں کو بے حد داد دی۔

اس دوران معزز مہمانوں کی تواضع چائے وغیرہ سے کی گئی جس کے انتظام میں مکرم ظفر اللہ خان صاحب پیش پیش رہے۔

آخر پر محترم چوہدری محمد علی صاحب نے دعا کروائی اور یہ تقریب بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔

اس طرح ربوہ میں اب خدا تعالیٰ کے فضل سے راک کلائمبنگ کورسز کا انتظام بھی ہو گیا ہے۔ دلچسپی رکھنے والے احباب سے درخواست ہے کہ وہ مجلس صحت کے دفتر سے رابطہ قائم کر کے دیگر معلومات حاصل فرمائیں۔

(سیکرٹری ہائکنگ ایسوسی ایشن مجلس صحت ربوہ)

☆ "بچپن ہی سے ان (واقفین نو) بچوں کو قانع بنانا چاہئے اور حرص و ہوا سے بے رغبتی پیدا کرنی چاہئے"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

جاں بصدق آں دلستاں را دادہ است

تاکنوں در سنگہا اُفتادہ است

اس نے وفاداری کے ساتھ اپنی جان اپنے محبوب کو دے دی اور اب تک وہ پتھروں کے نیچے دبا پڑا ہے

ایں بود رسم و رہِ صدق و وفا

ایں بود مردانِ حق را انتہا!

راہ صدق و وفا کا یہی طور و طریق ہے اور اور یہی مردانِ خدا کا آخری درجہ ہے

از پئے آں زندہ از خود فانی اند

جاں فشاں بر مسلکِ ربّانی اند

اُس زندہ خدا کی خاطر انہوں نے اپنی خودی کو فنا کر دیا اور الٰہی طریقہ پر جاں نثار کرنے والے بن گئے

فارغ اُفتادہ زِنام و عزّ و جاہ

دل زِکف و ز فرق اُفتادہ کلاہ

ننگ و ناموس اور جاہ و عزت سے لاپرواہ ہو گئے دل ہاتھ سے جاتا رہا اور ٹوپی سر سے گر پڑی

دُور تر از خود بہ یار آمیختہ

آبرُو از بہرِ روئے ریختہ!

خودی سے دور اور یار سے وابستہ ہو گئے کسی (حسین) چہرہ کے لئے عزت قربان کر دی

ذکرِ شاں ہم مے دہد یاد از خُدا

صدق ورزاں در جناب کبریّا

اُن کا ذکر بھی خدا کی یاد دلاتا ہے۔ وہ خدا کی بارگاہ میں وفادار ہیں

گر بجوئی ایں چنیں ایماں بود

کار بر جوئندگاں آساں بود

اگر تو تلاش کرتا ہے تو یاد رکھ کہ ایمان ایسا ہوا کرتا ہے تلاش کرنے والوں کے لئے یہ کام آسان ہو جاتا ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں خدا تعالیٰ کے عشاق کا ذکر فرماتے ہیں ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں کہ اس عاشق خدا نے نہایت وفاداری کے ساتھ اپنی جان اپنے پیارے کو دے دی۔ اور اس کے نتیجہ میں وہ اب تک پتھروں کے نیچے دبا پڑا ہے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ وہ لوگ جنہیں مردانِ خدا کہا جا سکتا ہے ان کی آخری منزل یہی ہوتی ہے۔ اور یہی ان کا آخری درجہ ہے کہ وہ اس طریق پر اپنے صدق و صفا کا اظہار کرتے ہیں۔ اپنے زندہ خدا کے لئے اپنی خودی کو مار دیتے ہیں اور جس طرح اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اس طرح وہ اپنی جان قربان کر دیتے ہیں۔ انہیں نہ ننگ و ناموس کی پرواہ ہوتی ہے۔ نہ جاہ و عزت کی۔ وہ تو یوں لگتا ہے کہ ان کے سر سے ٹوپی گر جاتی ہے اور ہاتھ سے دل جاتا رہتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ سے عشق کے نتیجہ میں وہ بالکل وہی کچھ کرتے ہیں جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے اور دنیا کی ہرگز پرواہ نہیں کرتے۔ دنیا ان کو بے عزت کرنے کی کوشش کرتی ہے اور وہ اپنی پگڑی اتار کر زمین پر پھینک دیتے ہیں۔ یعنی وہ اس بات کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ سے عشق کے نتیجہ میں دنیا ان کی ذلت کے سامان مہیا کرے۔ خدا تعالیٰ کے حسین چہرے پر وہ اپنی عزت قربان کرتے ہیں۔ اور ایسا کرنے کے لئے وہ اپنی خودی کا خاتمہ کر دیتے ہیں۔ ان میں انا کا کوئی شائبہ باقی نہیں رہتا۔ ایسے لوگ جب یاد آتے ہیں تو ان کی یاد خدا تعالیٰ کی طرف لے جاتی ہے۔ وہ خدا کے وفادار ہوتے ہیں اور ان کی وفاداری کو دیکھ کر لوگ خدا تعالیٰ سے محبت کرنے لگتے ہیں اور اس سے اپنی وفا کا اظہار کرتے ہیں۔

حضرت صاحب اپنے مخاطب سے فرماتے ہیں کہ اگر تو واقعی ایمان کے اعلیٰ درجوں کی تلاش میں ہے تو تجھے ان لوگوں کی طرف دیکھنا چاہئے کہ ان کے ایمان جیسے ایمان کو اعلیٰ درجہ کا ایمان کہا جاتا ہے۔ اور جو لوگ خدا تعالیٰ کی تلاش کرتے ہیں ان کے لئے یہ تلاش آسان ہو جاتی ہے۔ اس لئے کہ وہ دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے عشاق نے اسے پا لیا ہے۔ ان کے نقوش قدم پر چل کر ہر شخص خدا تعالیٰ کو پا سکتا ہے۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

(اس سے پہلے) احیاء قومی کی تین مثالیں دی گئی ہیں۔ اب (یہاں) اللہ تعالیٰ ایک چوتھی تمثیل بیان فرماتا ہے اور بتاتا ہے کہ اگر تم دینی کاموں کے لئے اپنے اموال خرچ کرو گے تو جس طرح ایک دانہ سے اللہ تعالیٰ سات سو دانے پیدا کر دیتا ہے اسی طرح وہ تمہارے اموال کو بھی بڑھائے گا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ ترقی عطا فرمائے گا۔ جس کی طرف (۔) میں اشارہ ہے چنانچہ تاریخ گواہ ہے کہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت ابوبکرؓ نے بے شک بڑی قربانیاں کی تھیں مگر خدا تعالیٰ نے ان کو اپنے رسولؐ کا پہلا خلیفہ بنا کر انہیں جس عظیم الشان انعام سے نوازا۔ اس کے مقابلہ میں ان کی قربانیاں بھلا کیا حیثیت رکھتی تھیں۔ اسی طرح حضرت عمرؓ نے بہت کچھ دیا۔ مگر انہوں نے کتنا بڑا انعام پایا۔ حضرت عثمانؓ نے بھی جو کچھ خرچ کیا اس سے لاکھوں گنا زیادہ انہوں نے اسی دنیا میں پا لیا۔ اسی طرح ہم فرداً فرداً صحابہؓ کا حال دیکھتے ہیں۔ تو وہاں بھی خدا تعالیٰ کا یہی سلوک نظر آتا ہے۔ حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ کو ہی دیکھ لو۔ جب وہ فوت ہوئے تو ان کے پاس تین کروڑ روپیہ جمع تھا۔ اس کے علاوہ اپنی زندگی میں وہ لاکھوں روپیہ خیرات کرتے رہے۔ اسی طرح صحابہؓ نے اپنے وطن کو چھوڑا تو ان کو بہتر وطن ملے۔ بہن بھائی چھوڑے تو ان کو بہترین بہن بھائی ملے۔ اپنے ماں باپ کو چھوڑا۔ تو ماں باپ سے بہتر محبت کرنے والے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مل گئے۔ غرض اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے والا کبھی بھی جزائے نیک سے محروم نہیں رہا۔

(اللہ تعالیٰ وسیع اور جاننے والا ہے) کہہ کر بتایا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے انعام دینے میں بخل تو تب ہو جب کہ خدا تعالیٰ کے ہاں کسی چیز کی کمی ہو۔ مگر وہ تو بڑی وسعت والا اور بڑی فراخی والا ہے۔ اور پھر وہ علیم بھی ہے۔ جانتا ہے کہ وہ شخص کس قدر انعام کا مستحق ہے۔ اگر کوئی شخص کروڑوں گنا انعام کا بھی مستحق ہو تو اللہ تعالیٰ اسے یہ انعام دینے کی قدرت رکھتا ہے۔ دنیا میں ہم روزانہ یہ نظارہ دیکھتے ہیں کہ زمیندار زمین میں ایک دانہ ڈالتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے سات سو دانے بنا کر واپس دیتا ہے۔ پھر جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرے گا۔ کیسے ممکن ہے کہ اس کا خرچ کیا ہوا مال ضائع ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے مال کا کم از کم سات سو گنا بدلہ ضرور ملتا ہے۔ اس سے زیادہ کی کوئی حد بندی نہیں۔ اگر انتہائی حد مقرر کر دی جاتی تو اللہ تعالیٰ کی ذات کو محدود ماننا پڑتا۔ جو خدا تعالیٰ میں ایک نقص ہوتا۔ اسی لئے فرمایا کہ تم خدا کی راہ میں ایک دانہ خرچ کرو گے تو کم از کم سات سو گنا بدلہ ملے گا۔ اور زیادہ کی کوئی انتہا نہیں اور نہ اس کے انواع کی کوئی انتہا ہے۔ حضرت مسیحؑ نے تو انجیل میں صرف اتنا فرمایا تھا کہ "اپنے لئے آسمان میں مال جمع کرو۔ جہاں نہ کیڑا خراب کرتا ہے نہ زنگ اور نہ وہاں چور نقب لگاتے اور چراتے ہیں۔"

(متی باب ۶ آیت ۲۰)

لیکن قرآن کریم کہتا ہے کہ اگر تم خدا تعالیٰ کے خزانے میں اپنا مال جمع کرو گے تو یہی نہیں کہ اسے کوئی چرائے گا نہیں بلکہ تمہیں کم از کم ایک کے بدلے میں سات سو انعام ملیں گے۔ اور اس سے زیادہ کی کوئی حد بندی نہیں۔ پھر حضرت مسیحؑ کہتے ہیں۔ "وہاں غلے کو کوئی کیڑا نہیں کھا سکتا۔" مگر قرآن کریم کہتا کہ وہ صرف کیڑے سے ہی محفوظ نہیں رہتا بلکہ ایک سے سات سو گنا ہو کر واپس ملتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کسی انسان کی مدد کا محتاج نہیں مگر وہ اپنے بندوں پر رحم کرتے ہوئے اگر کسی کام کرنے کا انہیں موقعہ دیتا ہے تو اس لئے کہ وہ ان کے مدارج کو بلند کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی نبی کو دنیا میں بھیجتا ہے تو اسے نئے سرے سے ایک جماعت قائم کرنی پڑتی ہے۔ مگر اس کی ابتداء ایسی ہوتی ہے کہ دنیا اسے دیکھ کر یہ خیال بھی نہیں کر سکتی کہ وہ کامیاب ہو جائے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ اس کے ذریعے دنیا کے نظام کو بدل دیتا ہے اس وقت دنیا کو معلوم ہوتا ہے کہ ایک زندہ خدا موجود ہے۔ جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ ایسے انبیاء کے زمانہ میں ان کی قوموں اور امتوں کو موقعہ دیا جاتا ہے کہ وہ دین کی خدمت کریں۔ چونکہ وہ وقت ایک نئی دنیا کی تعمیر کا ہوتا ہے اس لئے لوگوں کو قربانیوں کا موقعہ دیا جاتا ہے۔ اور وہی وقت ثواب کے حصول کا ہوتا ہے۔

اوپر کے بیان کردہ مفہوم کے علاوہ (۔) غلہ کی زیادتی کے امکانات کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ بعض حالات میں یہ ممکن ہے کہ ایک دانہ سات بالیں نکالے اور ہر بال میں ایک ایک سو دانہ ہو۔ یعنی ایک دانہ سات سو گنا ہو جائے۔ یا ایک من بیج سے سات سو من

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

ایک چھوٹی سی پہاڑی کی چوٹی پر میں رات کے وقت اپنے ایک ساتھی کے ساتھ بیٹھا آسمان اور اردگرد کا نظارہ کر رہا تھا۔ آسمان پر لاکھوں کروڑوں ستارے چمک رہے تھے۔ اور ان کی دھیمی دھیمی روشنی میری آنکھوں میں بھی چمک پیدا کر رہی تھی۔ کبھی کبھی میں کوشش کرتا کہ آسمان کے ایک چھوٹے سے دائرے میں ستارے گن کے دیکھوں لیکن یہ بات ممکن نہ ہو سکی۔ میں گننا شروع کرتا اور پھر الجھ جاتا۔ کہاں سے شروع کیا تھا اور کہاں پہنچ گیا۔ اس چھوٹے سے دائرے میں کتنے زیادہ ستارے ہیں۔ میں یہ بات دیکھ کر حیران رہ گیا۔ پھر میں نے کہکشاں کی طرف دیکھا۔ یوں محسوس ہوا کہ ایک دریا ہے جو ہلکے ہلکے بہہ رہا ہے۔ اس میں کبھی کبھی کسی قدر ارتعاش بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات یہ بھی لگتا ہے کہ اس کی رنگت کسی قدر زیادہ سفید ہو گئی ہے یا مدھم پڑ گئی ہے۔

پہاڑی کے قریب ہی ایک دریا بہتا تھا۔ کبھی میں اس دریا کی طرف دیکھتا۔ اور کبھی کہکشاں کی طرف۔ دونوں مجھے ایک جیسے لگتے تھے۔ اور دونوں کو دیکھ کر دل میں سرور کی کیفیت پیدا ہوتی تھی۔

میں یہ ساری باتیں دیکھ رہا تھا اور اپنے ساتھی سے گفتگو بھی کر رہا تھا کہ مجھے خیال آیا کہ اتنا دلفریب منظر اور یہاں میرے اور میرے ساتھی کے سوا اور کوئی بھی نہیں ہے۔ لوگ کیوں سارے کام چھوڑ چھاڑ کر یہاں آکر نہیں بیٹھ جاتے۔ تا کہ وہ اس نظارے سے دلی مسرت حاصل کریں۔ میں نے سوچا کہ اگر یہ نظارہ صدیوں میں صرف ایک دفعہ نظر آنے والا ہو تو غالباً اردگرد کے تمام لوگ جس روز یہ نظارہ نظر آ رہا ہو یہاں آکر بیٹھ جائیں اور اس دلفریب نظارے سے اپنے دل میں خوشی محسوس کریں۔ لیکن چونکہ یہ نظارہ ہر شب دیکھا جا سکتا ہے اس لئے کسی شخص کو اس طرف توجہ نہیں۔

جب میں یہ بات سوچ رہا تھا تو کئی اور باتیں میرے ذہن میں اس طرح آئیں کہ ایک گنجھلک سی پیدا ہو گئی۔ میں نے کہا کہ انسان صرف ایسی باتوں کی طرف توجہ دیتا ہے جو کبھی کبھی اسے میسر آتی ہیں۔ جو باتیں روزانہ میسر آنے والی ہیں۔ ان کی طرف تو وہ توجہ ہی نہیں دیتا۔ مثلاً آپ ایک جگہ سے دوسری جگہ جائیے۔ راستے میں کیا کچھ آپ کو ملے گا۔ یہ بات آپ کو صرف اس طرح یاد رہے گی کہ آپ اس راستے پر صرف ایک ہی دفعہ جائیں۔ لیکن اگر آپ روزانہ اس راستے پر جاتے ہیں تو آپ کی توجہ ان چیزوں کی طرف سے ہٹ جائے گی۔ جو راستے میں آپ کو ملیں گی۔ اور وہ اس لئے کہ ان میں آپ کے لئے روزانہ دیکھنے کی وجہ سے کوئی کشش باقی نہیں رہی۔

اسی طرح دو دوستوں کی دوستی کے متعلق بھی اکثر کہا جاتا ہے کہ اگر زیادہ آپس میں ملیں تو ملنے کی کشش کم ہو جاتی ہے۔ اگر کبھی کبھی ملاقات ہو تو انسان بڑے جوش اور جذبے کے ساتھ ملتا ہے۔ اور بڑی محبت اور بڑے پیار کا اظہار کرتا ہے۔ گویا کہ یہ انسانی فطرت ہے۔ کہ ہر روز اور ہر وقت میسر آنے والی چیزوں کی قدر اس کے دل میں پیدا نہیں ہوتی۔ وہ صرف ایسی چیزوں کی قدر کرتا ہے جو کم ملتی ہیں اور بہت ہی کم۔ جتنی زیادہ کم ملیں اتنی قدر زیادہ۔

ہمارے اردگرد اللہ تعالیٰ نے ہمیں کتنی چیزیں عطا کر رکھی ہیں لیکن ان کی طرف ہماری یوں توجہ نہیں جاتی کہ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ ہوا ہی کو لیجئے۔ ہوا کے بغیر تو انسان زندہ بھی نہیں رہ سکتا۔ لیکن ہمیں کبھی یہ خیال ہی نہیں آیا کہ ہمارے اردگرد چاروں طرف ہوا پھیلی ہوئی ہے۔ ہم سانس لیتے ہیں تو زندہ رہتے ہیں۔ اگر کسی گھٹن والی جگہ چلے جائیں جہاں ہوا پوری طرح میسر نہ ہو تو ہمیں محسوس ہونے لگتا ہے کہ ہم کسی ایسی چیز سے محروم ہو گئے ہیں۔ جو درحقیقت ہماری زندگی کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی شروع کر دیتے ہیں کہ اے خدا تو ہمیں اس گھٹن سے بچا۔ اسی طرح باقی چیزوں کا بھی حال ہے۔

پس ہمیں ہر چیز کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ کیونکہ اگر ان میں سے کوئی چیز بھی وجود سے عدم میں چلی جائے تو ہماری زندگی اجیرن ہو کر رہ جائے۔ بات تو عام سی ہے لیکن سمجھ صرف اس وقت آئی جب میں اور میرا ایک ساتھی پہاڑ کی ایک چھوٹی سی چوٹی پر بیٹھے اردگرد کا نظارہ کر رہے تھے اور اس نظارے سے ہمیں بے پناہ خوشی حاصل ہو رہی تھی۔ اور میں نے یہ سوچا کہ آخر اردگرد کے تمام لوگ یہاں آکر اس وقت کیوں نہیں بیٹھ گئے۔

ہفت روزہ دی ٹروتھ نائیجیریا۔ اگست ۱۹۵۳ء

ہماری تاریخ

LAGOS, August 1952.

Phone: 602
P.O.Box: 418
Cables: Ahmadiyyat

the TRUTH

THE FIRST NEWSPAPER IN NIGERIA.

Vol. I No. 9. Price ONE PENNY.

Long Live Pakistan

BY OUR SPECIAL CORRESPONDENT

KARACHI:— On the 14th of August, Pakistan, the largest Muslim state and one of the most flourishing countries, will celebrate the fifth anniversary of her freedom. It was in 1947 that the British Raj in India was happily concluded through negotiations and a new country was carved as the home of the Indian Muslims.

Pakistan, as is well known all the world over, was started from a scratch and even some of the expert economists went to the extent of 'prophesying' that she would not be able to exist for more than a year or two. The exodus of the industrialist and trader Hindus was calculated to be enough a ruinous factor for the new country.

But against the wishful thinking of the enemies of Pakistan this new state has not only continued to exist, it has amazingly flourished to the envy rather the jealousy of many. Only two years after its coming into existence Pakistan proved to the satisfaction of the whole world and especially to those called Great Powers that her economy was sounder than any other country. It was the occasion when sterling was being devalued. Pakistan stood firm with its currency value. Again some of the people were of the opinion that she would have to change her decision at no distant a date. But this prophecy has also been falsified.

During this short period of five years Pakistan has exploited ... esteem in the comity of the nations. All along, Pakistan has struggled for the freedom of the downtrodden nations.

It will be recalled that two representatives of Pakistan visited Nigeria a few months ago.

Long live Pakistan.

Convention In America

Washington: This year the Annual Convention of all the Ahmadiyya Missions in America was held at Dayton, Ohaio.

Various resolutions bearing on the different aspects of the

Moral Guide for Students کا ترجمہ بالاقساط طلباء کیلئے شائع کیا جارہا ہے

طلباء کے لئے اخلاقی گائیڈ

GOOD DEEDS
اچھے کام

اچھے کام سے کیا مطلب ہے؟ کیا آپ اچھے کام کی تعریف کر سکتے ہیں؟ کیا آپ کچھ اچھے کاموں کی نشان دہی کر سکتے ہیں؟ میرا خیال ہے کہ آپ کسی ہچکچاہٹ کے بغیر ایسا کرنے کے لئے تیار ہوں گے آپ کہہ سکتے ہیں۔ سکول جانا، مقررہ نمازیں ادا کرنا، روزہ رکھنا، دوسروں کی مدد کرنا، اور آپ اسی طرح کے کئی اور کاموں کا نام لے سکتے ہیں۔ لیکن ایک بات تو بتائیں کہ اگر آپ چھٹی کے دن سکول جائیں تو کیسے لگے گا۔ آپ کا یہ عمل فضول لگے گا۔

اگر آپ کے ہمسایہ میں کسی گھر کو آگ لگی ہوئی ہو اور لوگ اس آگ کو بجھانے میں مصروف ہوں اور آپ اس وقت نماز پڑھنے لگ جائیں تو لوگ آپ کے متعلق کیا سوچیں گے۔ کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ یہ کام آپ کے لئے اچھا ہو گا۔ لوگ تو زندگیاں اور جائیداد بچانے میں لگے ہوں اور آپ اس وقت نماز ادا کر رہے ہوں۔ اگر خوشیوں کے کسی دن جیسے عید کا دن ہوتا ہے روزہ رکھ لیں تو کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ خدا آپ کا یہ روزہ قبول کر لے گا۔ درحقیقت ہمیں بتایا گیا ہے کہ عید کے دن شیطان روزہ رکھتا ہے۔ اب بتائیے کون ہو گا جو اپنے آپ کو شیطان کہلانا پسند کرے گا۔ دوسروں کی مدد کرنے ہی کو لے لیجئے۔ یہ کتنی اچھی بات ہے۔ لیکن فرض کیجئے آپ کسی چور، یا قاتل یا کسی ظالم شخص یا کسی ناانصاف شخص کی مدد کریں۔ تو کیا یہ وہ مدد ہے جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ آپ دوسروں کی کریں اور کیا لوگ اس کی تعریف کریں گے۔ یقیناً نہیں۔ اس بات کو سمجھنے کے لئے زیادہ عقلمندی کی ضرورت نہیں کہ اس قسم کی مدد کا مطلب سوسائٹی کے ساتھ ظلم اور ناانصافی ہے۔ اور یہ نیکی کو تباہ کرنے کے مترادف ہے۔ اگرچہ ظاہر طور پر مدد کا لفظ ایک اچھا لفظ ہے اور اس پر عمل کرنا بہت اچھی بات ہے۔

اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ دنیا میں کوئی کام بھی اچھا نہیں کہلا سکتا اگر اسے مناسب موقعہ پر نہ کیا جائے۔ وہ کام جو موقعہ کے مطابق ہوں اور ان اصولوں اور احکامات کے مطابق ہوں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک اور مقدس رسولوں اور ولیوں کے ذریعے مقرر کئے ہیں۔ ایک کام اچھا قرار پاتا ہے اگر اس کے نتائج اچھے اور صحت مند ہوں۔ اور اس کے علاوہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق ہو۔ اس لئے کوئی بھی کام کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے احکام اور موقعہ کی مناسبت کو مدنظر رکھیں۔ ان تمام باتوں پر ہمیشہ غور کرتے رہیے اور اس کے نتیجہ میں آپ کو ایک روشنی عطا کی جائے گی۔

یاد رکھو بہشت اور دوزخ اسی دنیا سے انسان ساتھ لے جاتا ہے اور یہ بات بھولنی نہ چاہئے کہ بہشت اور دوزخ اس جسمانی دنیا کی طرح نہیں بلکہ ان دونوں کا مبداء اور منبع روحانی امور ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خلافت لائبریری ربوہ

لیفٹیننٹ کرنل (ر) بشارت احمد- لاہور کینٹ

مصیبت میں حوصلہ رکھنا

یہ دنیا ایک دار الامتحان ہے- جہاں ہمیں خوشیاں- کامیابیاں- مسرتیں- ترقیاں اور خوشخبریاں نصیب ہوتی ہیں- وہاں ساتھ ساتھ مشکلات- ناکامیوں اور مصائب سے بھی واسطہ پڑتا رہتا ہے- خوشی اور کامیابی میں تو شکر خداوندی خواہ مخواہ زبان پر آجاتا ہے- مگر مصیبت کی حالت میں ہم میں سے اکثر لوگ گھبرا اٹھتے ہیں- اور ایسی حالت کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے آپ کو بالکل بے بس اور کمزور پاتے ہیں- حضرت علیؓ کا ایک مشہور قول ہے کہ مصیبت میں گھبرانا بہت بڑی مصیبت ہے- یعنی ایک مشکل اور پھر اس کے اوپر گھبراہٹ اور پریشانی- قارئین کرام اس ایک مختصر سے چند حرفی فقرے کو پہلے ذرا اونچی آواز سے پڑھئے- پھر زیر لب پڑھئے- پھر اس کے ایک ایک لفظ پر غور کیجئے- تو آپ کو اس کے اندر حکمت دانائی- تدبر اور زندگی گزارنے کے سلیقہ کا ایک وسیع و عریض مضمون کھلتا دکھائی دے گا- ہم میں سے ہر خاص و عام- ہر چھوٹے بڑے کو زندگی کی راہ پر چلتے ہوئے کسی نہ کسی موڑ پر- کسی نہ کسی جگہ پر کسی مشکل- مصیبت- اور حادثہ سے ضرور واسطہ پڑا ہوگا- یا پڑنے کا امکان ہے- لہٰذا ہم میں سے جس نے بھی اس آنے والے واقعہ سے پہلے اپنے آپ کو سنبھالنے کے لئے ذہنی- قلبی اور نفسیاتی طور پر سنبھالا دے لیا وہ گویا کامیاب رہا اور جو ایسا نہ کر سکا وہ اس وقت منتشر ہو کر رہ جائے گا- ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر کوئی زندگی گزارے آنکھیں کھول کر- حالات واقعات کا جائزہ لیتا رہے- اگر اسے فی الحال کوئی اعلےٰ مثال میسر نہیں تو خراب مثالیں تو بے انداز مل جاتی ہیں- اس لئے ارادہ کر لے دل میں- کہ میرے اوپر اگر خدانخواستہ کیسی ہی خراب حالت ہوئی تو میں اپنے اوپر ایسی کیفیت طاری نہیں کروں گا جس سے میں گر پڑوں-

اس مضمون میں راقم الحروف نے یہ کوشش کی ہے کہ چند ایک مثالیں دیکر مصیبت کو برداشت کرنے کی وضاحت کرے- پہلے ہم ایک بین الاقوامی اور مشہور زمانہ شخصیت کا ذکر لیں گے- پھر پاکستان کے محکمہ دفاع سے متعلق میدان حرب و ضرب کے دو نامور جرنیلوں کا تذکرہ مقصود ہے- اور آخیر میں اگر خود نمائی کا احساس غالب نہ رہا تو آپ بیتی کے دو واقعات بھی ضبط تحریر لانے کی کوشش ہوگی- ان مثالوں کے بیان کرنے میں صرف ایک ہی مدعا ہے کہ ہر زاویہ اور پہلو سے یہ ظاہر کیا جائے کہ مشکل حالات اور روکاٹوں کے باوجود اگر ہم اپنے اوسان خطا نہ ہونے دیں- اپنے دل ذماغ کو ٹھنڈا اور متوازن رکھیں تو قوی امکان ہے کہ ہم اس موجود بلا اور آزمائش سے نبرد آزما ہو کر کامیاب رہیں گے-

۱- ایک وقت تھا کہ ترکی کا ملک یورپ کا مرد بیمار گنا جاتا تھا- مگر خدا تعالیٰ کا فضل ہوا جو اس کو مصطفیٰ کمال اتاترک جیسا قائد نصیب ہو گیا- جو اپنے کمزور اور ملائیت زدہ ملک کو بھنور سے نکال کر آسمان کی بلندیوں تک لے گیا- تاریخ نے یہ بات محفوظ کی ہے کہ گیلی پولی مہم کے دوران اتاترک اپنے اعلیٰ کمانڈروں کو ساحل سمندر پر ایک پہاڑی پر احکامات دے رہا تھا- رائل نیوی کے ایک جنگی جہاز نے اس گروپ کو اپنی دوربین میں تاڑ لیا- بحری جنگی جہاز کی بھاری بھر کم توپ نے اس گروپ پر نشانہ لے کر ایک گولہ داغا- سارے ترک افسر بھاگ کر اپنے ذاتی حفاظتی مورچوں میں پناہ گزیں ہو گئے- پھر جہاز نے دوسرا- پھر تیسرا اور آخیر میں چوتھا گولا فائر کیا- اس گروپ میں کسی کو کسی دوسرے کے متعلق کچھ معلوم نہ تھا کہ اس پر کیا بیتی اور وہ کہاں ہے- خیر جب بارود کی بو اور دھوئیں کی کثافت اور مٹی اور پتھروں کا گرد و غبار چھٹا تو مورچوں میں چھپے ترک افسر یہ دیکھ کر حیرت زدہ ہو کر رہ گئے کہ ان کا سالار اعظم بڑے سکون و اطمینان کے ساتھ اسی پہلے والے پتھر پر بیٹھا سگار پی رہا ہے- اور پھر اس نے بغیر کچھ کہے سنے اپنے احکام جاری رکھے- ذرا غور کیجئے ایسے باہمت- جری اور عالی حوصلہ شیر دل جرنیل کے ماتحت- اگر بکری کا دل بھی پہلو میں رکھتے ہوں تو یکدم وہ بھی شیر میں بدل جائیں گے- اور ایک آزمائش اور مصیبت ایک خوشگوار عالی حوصلہ بلند شان ارادہ میں تبدیل ہو جائے گی-

۲- آیئے اتاترک کے بعد لیتے ہیں ایک اور مثال اپنے وطن عزیز کی جو ۱۹۶۵ء کی جنگ سے متعلق ہے- سیالکوٹ کا محاذ تھا- میجر جنرل (بعد میں جنرل) ٹکا خان جنرل آفیسر کمانڈنگ تھے- اکثر و بیشتر انگریزی زدہ اور اردو دان جرنیلوں کے خیال کے مطابق کم تعلیم یافتہ- دیہاتی- رنگر- سیدھے سادھے اور علاقہ پوٹھوہار کے ایک عام سے جرنیل تھے-) چونڈہ پر دشمن کے حملہ کا بے پناہ زور تھا- آگ اور لوہے کی اس لڑائی میں جنگ عالمگیر دوئم کے بعد اس میدان میں سب سے زیادہ ٹینک ایک دوسرے سے ٹکرا رہے تھے- وائرلیس سے اطلاع ملی کہ دشمن نے چونڈہ کی دفاعی لائین توڑ لی ہے- اس کے ٹینکوں کا ایک سکاڈرن رکھ پوری شان سے نکل کر بڈیانہ سے دائیں طرف پرانے ریسٹ ہاؤس کی طرف پیش قدمی کر رہا ہے- کئی ایک سنیئر افسروں کو دیکھا جو گرم گرم کافی پی رہے تھے- ۱۵ میل دور کے واقعہ کا سن کر سب کچھ چھوڑ چھاڑ بھاگم بھاگ سٹیل ہیلمٹ سروں پر سجاتے ہوئے شور کرتے اپنے مورچوں میں جا دبکے- جنرل ٹکا خان نے یہ پیغام سنتے ہی ایک آواز لگائی- "کوئی ہے- چائے لاؤ" پریشان جنرل بھی تھا- مگر اس نے اپنے اعصاب پر قابو حاصل کیا ہوا تھا- اور اس سخت ہیجانی حالت میں واقعی گرم چائے اس کی سوچ- فکر اور قائدانہ صلاحیتوں کو بیدار کرنے میں بہت ضروری تھی- خیر چائے آ گئی- انہوں نے دو تین گھونٹ لئے- پھر دیوار پر آویزاں ایک

باقی صفحہ ٦

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جیومیٹری کی تاریخ

طارق بشیر

مختلف تہذیبوں کے مطالعہ سے ہمیں جیومیٹری کی تاریخ کا پتہ چلتا ہے بابل کی قدیم تاریخ پڑھیں تو پتہ چلتا ہے کہ وہ لوگ سال کو ۳۶۰ دنوں میں تقسیم کرتے تھے- چنانچہ اسی اصول کے تحت انہوں نے دائرے کو ۳۶۰ حصوں میں تقسیم کیا- جو کہ آجکل کے ڈگری سسٹم کا آغاز ثابت ہوتا ہے- مصریوں نے زمین کی تحقیق کے بارے میں خاصا کام کیا اور اسی وجہ سے لفظ 'جیومیٹری' ایجاد ہوا یعنی "زمین کی پیائش" یونانی سکالرز جیومیٹری کا علم حاصل کرنے کے بعد اپنے ملک کی طرف لوٹے تو انہوں نے وہاں جیومیٹری کے بارے میں عوام الناس کو آگاہ کیا- انہوں نے جیومیٹری کی خصوصیات ' خصوصیات کے باہمی تعلقات اور دلائل کے ذریعے انکو ثابت کرنے کی بھرپور کوشش کی- یہاں تک کہ کئی کتابیں اور کئی مقالے بھی انہوں نے اس موضوع پر تحریر کئے- انہوں نے زمین کی پیائش پر بڑا کام کیا- اور ایک کیلنڈر بھی اس سلسلے میں ایجاد کیا رومن جیومیٹری کو علمی صورت میں استعمال کرتے رہے-

تھیلس ایک بزنس مین تھا وہ ایک کاروباری دورے کے سلسلے میں مصر پہنچا وہاں پر اس نے جیومیٹری کے سلسلے میں خاصی دلچسپی کا اظہار کیا- کچھ عرصہ تک کاروبار کے ساتھ منسلک رہا- اس کے بعد اس نے جیومیٹری کی تدریس اور مطالعہ کے لئے اپنے آپ کو وقف کر لیا سب سے پہلا شخص جس نے جیومیٹری کے اصولوں کو متعارف کروایا وہ فیثا غورث 'Py Thagoras' تھا اس نے مصر کا دورہ بھی کیا- کچھ عرصہ مصر میں رہنے کے بعد جنوبی اٹلی میں ایک کالونی میں رہائش پذیر ہو گیا اور وہاں پر جیومیٹری کا علم دینا شروع کیا- یہاں پر اس نے مثلث کی بہت سی خصوصیات دریافت کیں اس کا دریافت کیا ہوا مسئلہ فیثا غورث 'Py Thagoras Theorem' آج بے حد مشہور ہے قدیم یونانی جیومیٹری کے ماہرین میں 'Archytas' کا نام بھی لیا جاتا ہے اس نے مکعب کے بارے میں خاصی دلچسپ تحقیق کی 'Hippias' پہلا شخص تھا- جس نے زاویے کو تین حصوں میں تقسیم کیا- اس کے بعد ہپوکریٹس 'Hippocrates' نے دائرے اور زاویے کی نئی خصوصیات دریافت کیں اس نے 'Pure Geometry' پر ایک کتاب بھی لکھی افلاطون 'Plato' ایک عظیم فلاسفر کے طور پر جانا جاتا ہے- اس نے جیومیٹری میں خاصی تحقیق کی- اس نے ایتھنز کے نزدیک ایک اکیڈمی قائم کی- جس کے دروازے پر تحریر کیا کہ "جو شخص جیومیٹری نہیں جانتا وہ اس اکیڈمی میں داخل نہیں ہو سکتا" ارسطو نے بھی جیومیٹری پر لکھنا شروع کیا اور اپنے وقت میں اتھارٹی تسلیم کیا جانے لگا ارسطو کے بعد جیومیٹری کے سیکھنے کے ادارے مصر میں منتقل کر دیئے گئے وہاں پر اسکندریہ میں ایک بہت بڑی یونیورسٹی قائم کی گئی- اس یونیورسٹی میں صدیوں تک جیومیٹری کی تعلیم دی جاتی رہی اسکندریہ کے دور کے دو نامور ریاضی دانوں میں یوکلیڈ Euclid اور ارشمیدس کا نام ملتا ہے-

'Euclid' اسکندریہ کی یونیورسٹی میں کافی عرصہ تک ریاضی کی تعلیم دیتا رہا- اس وقت مصر کے بادشاہ کا بیٹا یعنی شہزادہ بھی Euclid کا شاگرد تھا- Euclid اسے جیومیٹری سکھاتا رہا- ایک دن شہزادے نے اپنے استاد سے کہا کہ جیومیٹری سیکھنے کا کوئی آسان اور مختصر راستہ بتائیں- اس وقت Euclid نے یہ فقرہ کہا

"Oh Prince there is no Royal road to Geometry"

شہزادہ صاحب جیومیٹری تک پہنچنے کا کوئی شاہی راستہ موجود نہیں ہے-

Euclid نے جیومیٹری پر بھی کئی کتابیں لکھیں- یہ کتابیں یوکلیڈ کی ایلیمنٹس آف جیومیٹری عام طور پر

Euclid s Elements of Geometry

کہلاتی ہیں- ارشمیدس نے اسکندریہ کی یونیورسٹی میں ریاضی کی تعلیم حاصل کی- اس نے دائرے سلنڈر (Cylinder) اور کون (Cone) کی پیائش وغیرہ پر خاصا کام کیا- اور ان کی کئی خصوصیات معلوم کیں اور ان کا باہمی تعلق بھی ثابت کیا- اس نے ان موضوعات پر کتابیں بھی لکھیں- ایک اور ریاضی دان جس کا نام ایپولونیس Appolonius تھا- اس نے 'Curves' اور اشکال (Figures) ' کے متعلق جیومیٹری کی شاخ پر تحقیقی کام کیا-

اس کا کام آجکل کی جدید 'Analytic Geometry' کی بنیاد کے طور

باقی صفحہ ٦ کالم ۳ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

JAPAN - KOBE UPDATE

مائی نی چی شمبن میں جماعت احمدیہ کے کیمپ کا تذکرہ

لنڈن: ۱۹- مارچ ۱۹۹۵ء- احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام جاپان- کوبے اپ ڈیٹ میں آج احمدیہ کیمپ کوبے کے نمائندہ مسٹر میوشی نے زلزلے کے بعد مختلف تجارتی نقصانات کا ذکر کیا-

مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لنڈن نے بتایا کہ مسٹر میوشی نے بتایا ہے کہ کوبے کے زلزلے کے بعد سے ۳۹ فیصد کمپنیوں کو زلزلے سے نقصان پہنچا ہے اس میں کوبے کی کمپنیاں شامل نہیں ہیں- ان میں سے ۱۷% کمپنیوں کو سخت نقصان ہوا ہے- ۲۳% کمپنیوں نے بتایا کہ ان کو ابھی تو نقصان نہیں ہوا لیکن اب اندیشہ ہے کہ ایسا ہو گا-

جاپان میں بزنس کو زلزلے سے جو نقصان پہنچا ہے اس کے بارے میں جاپان کے ڈیپارٹمنٹل سٹورز کی ایسوسی ایشن نے بتایا کہ زلزلے سے تجارت کو شدید نقصان پہنچا ہے- یہ نقصان کوبے اور اوساکا کے علاوہ ٹوکیو میں بھی ہوا ہے- یہاں پر تجارت صرف ۲۳% رہ گئی ہے-

۱۷- مارچ کی ایک خبر سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۰% جاپانی خسارے میں ہیں-

مکرم راشد صاحب نے دریافت کیا کہ آج کل کوبے کے شہری کس طرح اپنی زندگی گزار رہے ہیں-

مسٹر میوشی نے بتایا کہ اس وقت کوبے شہر کا عام نقشہ یہ ہے کہ جابجا مکانات گرانے کے مناظر دکھائی دے رہے ہیں- اس سے اڑنے والی گرد و غبار نے بہت بڑا مسئلہ پیدا کر دیا ہے- اس میں ایک ایسا کیمیکل ہے جو سانس کے ذریعے سرطان جیسی مہلک بیماری پیدا کر دیتا ہے- لوگ عموماً ماسک پہن کر نکلتے ہیں- کوبے میں یہ زہریلا کیمیکل ٹوکیو کی فضا کے مقابلے میں ۵۰ گنا زیادہ ہے-

مسٹر میوشی نے بتایا کہ آج ایک اخبار مائی نیچی شمبن میں احمدیہ کیمپ کے بارے میں ایک ڈائری شائع ہوئی ہے- پہلے بھی اس اخبار نے احمدیہ کیمپ کے بارے میں ایک رپورٹ شائع کی تھی-

تازہ رپورٹ میں جو ۲۳- فروری کے مائی نی چی شمبن میں شائع ہوئی ہے' اس میں احمدی رضاکاروں کی خدمات کا ذکر کیا گیا- اس کا عنوان ہے-

مذہب اور قومیت سے بالا ہو کر ایک پاکستانی ۲۸ سالہ احمدی مقبول احمد کی روداد

جماعت احمدیہ کے رکن مقبول احمد نے بتایا کہ احمدیہ کیمپ سے روزانہ ۱۰۰۰ سے ۱۵۰۰ افراد کے لئے کھانا تیار کیا جاتا ہے- اس کے علاوہ امدادی سامان بھی دیا جاتا ہے سائیکلوں کو پنکچر بھی لگائے جاتے ہیں- روزانہ ۱۰- رضاکار یہاں کے لوگوں کی خدمت کے لئے موجود ہوتے ہیں جبکہ ہفتے اور اتوار کے دنوں میں ۲۰- سے ۳۰- رضاکار خدمات کے لئے موجود ہوتے ہیں-

آخر میں مکرم راشد صاحب نے جاپانی زبان کے الفاظ سکھائے-

کہاں = دوکو

سکول کو گاکو کہتے ہیں اگر کہنا ہو کہ سکول کہاں ہے؟ تو جاپانی میں کہیں گے

گاکو وا دوکو دس کا؟

ریلوے اسٹیشن کہاں ہے؟ کہنا ہو تو کہیں گے-

اے کی وا دوکو دس کا

پارک کہاں ہے؟ کوئین وا دوکو دس کا-

بقیہ صفحہ ۳

گندم پیدا ہو- اور پھر اسی پر بس نہیں اللہ تعالیٰ چاہے تو اس سے بھی بڑھا دے- اس اصول کے مطابق اگر دیکھا جائے تو چونکہ ہمارے ملک میں عام طور پر فی ایکڑ ۳۰ سیر بیج ڈالا جاتا ہے- اگر ایک دانہ سے سات سو دانہ تک کی پیداوار ہو تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ ایک ایکڑ سے اکیس ہزار سیر اناج پیدا ہو سکتا ہے اور یہ پانچ سو پچیس من بنتے ہیں- گویا قرآنی اصول کے مطابق ۵۲۵ من فی ایکڑ پیداوار ہو سکتی ہے- بلکہ اللہ تعالیٰ چاہے تو اسے بھی بڑھا سکتا ہے- اس وقت لوگ اوسطاً پانچ من فی ایکڑ پیداوار پر گزارا کر رہے ہیں- اگر یہ پیداوار بڑھ کر سوا پانچ سو من فی ایکڑ ہو جائے اور زیادتی کا جو وعدہ ہے وہ نہ بھی پورا ہو تب بھی دنیا میں اتنی گندم ہو سکتی ہے جو موجودہ آبادی سے کئی گنا زیادہ آبادی کے لئے کافی ہو- پھر ابھی کئی غیر آباد علاقے پڑے ہیں- انہیں آباد کیا جائے تو پیداوار میں اور بھی زیادتی ممکن ہے- مثلاً افریقہ کے بعض علاقے ہیں جو ابھی غیر آباد ہیں- آسٹریلیا اور کینیڈا کے علاقوں میں بھی ابھی بہت کم آبادی ہے- اسی طرح روس کے بعض حصوں میں بھی زمینیں خالی پڑی ہیں اگر ان علاقوں کی طرف توجہ کی جائے اور صحیح طور پر زراعت کی جائے اور سائنس کے تجربات سے فائدہ اٹھا جائے تو دنیا میں پیداوار کے لحاظ سے ایک عظیم الشان تغیر پیدا ہو سکتا ہے اور آبادی میں بھی کئی گنا اضافہ ہو سکتا ہے-

---

بقیہ صفحہ ۵

نقشہ کی طرف چلے گئے- ہاتھ کی انگلیوں کے اشارے سے نقشہ پر غور کیا- آکر بیٹھ گئے- فون پر کسی سے کچھ بات کی- وائرلیس پر کچھ پیغام دیا- اردلی کو جیپ منگوانے کو کہا- ایک موجود سٹاف آفیسر کو کہا کہ L-19 جہاز کے پائیلٹ کو چوکس کر دیا جائے- اتنے میں چائے کی پیالی کا آخری گھونٹ بھرا- جیپ پر بیٹھے- کوئی انداز اً دس منٹ بعد ایک چھوٹا سا امریکی ساخت کا جہاز درختوں سے اوپر اڑتا ہوا نظر آیا- جہاز کا رخ عین جانب چونڈہ تھا- کوئی ایک گھنٹہ بعد یہ جہاز واپس لوٹا- جنرل صاحب ہیڈ کوارٹر واپس آئے اور بڑی سادگی سے کہنے لگے کوئی خاص بات نہیں وہ سارے ٹینک تباہ کر دئے گئے ہیں-

۳- ایک اور مثال لیتے ہیں اسی چونڈہ کے فرنٹ کی- ۲۴ ویں انفنٹری بریگیڈ کی کمان بریگیڈیئر (بعد میں لیفٹیننٹ جنرل) عبدالعلی ملک کر رہے تھے- بظاہر دیکھنے میں ملک صاحب بڑے خاموش- سنجیدہ انسان تھے- ان میں اپنے بڑے بھائی جنرل اختر حسین ملک جیسی کشش اور چمک بالکل نہیں تھی- پہلے یہ بریگیڈ چونڈہ میں مورچہ بند تھا- وہاں سے حکم ملا- یہاں سے فوراً نارووال کوچ کر جائیں- یہ فارمیشن اپنا سارا لاؤ لشکر لے کر ابھی پسرور سے نکلی ہی تھی تو دوبارہ حکم ملا- واپس مڑو- اب اصل حملہ تو چوبارہ گاؤں کی طرف سے ہو چکا ہے- ٹینک بدمست ہاتھیوں کی طرح یلغار کر رہے ہیں- چھوٹی چھوٹی دفاعی ٹکڑیاں ریزہ ریزہ ہو رہی ہیں- یہ حملہ ایک ناگہانی مصیبت اور آسمانی بجلی کی طرح نازل ہوا- بریگیڈیئر علی ملک نے اپنا آرڈر گروپ بلایا- علاقہ سے واقفیت تو پہلے تھی ہی- صرف اتنا کہا "آگے بڑھو اور دشمن کو روکو" ضلع اٹک کا یہ سپوت واقعی فخر ہند کے فولادی ہاتھیوں کے آگے اٹک گیا اور ان کو وہیں روکے رہا- آج یہ شیر ببر اپنے آبائی موضع پنڈوری محمودہ کی خاک میں ابدی نیند سو رہا ہے-

ان اوپر بیان کئے غیر ملکی- ملکی واقعات اور شخصیات کا ذکر کرنے کا صرف ایک مدعا ہے کہ خواہ کیسے ہی خراب حالات کیوں نہ ہوں- آسمان بھی اگر نصیب دشمناں ٹوٹ پڑے- قیامت تک کی نوبت آجائے- اللہ تعالیٰ کی ذات عالی جناب کی پناہ مانگتے ہوئے- ورد اور ذکر الہی کرتے ہوئے گھبرائیں نہیں- توکل- صبر- استقامت کو مت ہاتھ سے جانے دیں- کسی سخت مصیبت اور مشکل کی حالت میں ڈھیر نہ ہو جائیں- ہر حال میں شکر الہی بجالائیں اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے دین حق ماننے والوں کو حکم فرمایا ہے کہ صدمہ اور غم میں یہی کہو کہ ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں- اسی میں کامیابی ہے اور اسی میں نجات بھی پنہاں ہے-

---

بقیہ صفحہ ۵

پر جانا جاتا ہے ایک اور ریاضی دان کا نام بھی ہمیں ملتا ہے یعنی اراسٹھینس (Eratsthenes) اس نے زمین کے سائز اور شکل کے بارے میں تحقیق کی-

ہیرو Hero نے 'Pure Geometry' پر بڑا کام کیا پھر سکندریہ کے بادشاہ پٹولمی 'Ptolemy' کا ذکر ملتا ہے اس نے جیومیٹری پر کئی کتابیں لکھیں-

پیپس 'Pappus' نے 'Conic Sections' پر اہم کام کیا- اور کچھ ایسے مفروضے Propositions ایجاد کئے جو کہ Calculus کی بنیاد ہیں-

پھر ایک اور ریاضی دان پروکلس 'Proclus' نے جیومیٹری کی تاریخ لکھی-

سکندریہ کی لائبریری اور یونیورسٹی کی تباہی کے بعد جیومیٹری دان دنیا کے مختلف حصوں میں پھیل گئے بہت سے عرب میں داخل ہو گئے- اور خاص طور پر بغداد کا رخ کیا- ہندوؤں نے بھی اس موضوع پر خاصا کام کیا- ان میں سے ایک خاص نام آریا بھاٹا' کا ہے- اس نے جیومیٹری کے بارے میں بہت کچھ لکھا پھر بھسکارا 'Bhaskara' کا نام ملتا ہے- اس نے مسئلہ فیثا غورث 'Pytha Goreans' پر تحقیق کی- عرب ریاضی دانوں نے جیومیٹری کے اطلاق Application کے سلسلے میں نمایاں کام کیا ہے- ان علوم کو زندہ رکھنا عربوں کا بہت بڑا کارنامہ ہے- انہوں نے ان علوم کے تراجم کئے اور اپنی لائبریریوں میں ان کو محفوظ کیا- چنانچہ جیومیٹری یورپ میں اصل معنوں میں عربوں کے ذریعے ہی متعارف ہوئی- یورپ کے مشہور جیومیٹری دانوں میں ایک نام ڈی سارگس Desargues کا ہے-

اس نے جیومیٹری کے نئے Ideas متعارف کروائے جیومیٹری کی ایک شاخ پر کام کرنے والا جین وکٹر 'Jean Victor' ہے پھر مونگے 'Monge' کا نام اس سلسلے میں ملتا ہے- اسی طرح ڈیسکارٹس 'Descartes' نے اس موضوع پر بڑا اہم کام کیا- جو کہ آجکل 'Analytic geometry' کی صورت میں ہمارے سامنے ہے-

---

تکبر سے بچو

میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے- پس مجھ سے سمجھ لو (-) ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے- کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے- کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کر دے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دے دے- (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن لندن کے پروگرام

بدھ 5-اپریل 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 یوروفائل
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب
6-00 ترجمۃ القرآن - سبق نمبر ۴۷ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی مولانا نسیم سیفی حصہ دوم
8-00 چلڈرنز کارنر-
8-50 کل کے پروگرام

جمعرات 6-اپریل 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 یوروفائل - مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع - لجنہ کے ساتھ ۹۵-۳-۱۹ حصہ اول
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بارے میں دستاویزی فلم
6-00 چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے ملاقات ۹۵-۴-۸
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی جرمن پروگرام
7-30 ترکی پروگرام
8-00 لقاء مع العرب
8-50 کل کے پروگرام

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 طبی معاملات فرسٹ ایڈ
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب
6-00 ترجمۃ القرآن سبق نمبر ۴۸ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
8-00 لقاء مع العرب
8-50 کل کے پروگرام

جمعہ 7-اپریل 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 یوروفائل - گیلوے ایڈورٹائزر کے رپورٹر کا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے انٹرویو-
4-30 جاپانی پروگرام
5-00 خبریں
5-20 خطبہ جمعہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع -لائیو
6-30 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی درثمین کی نظموں کا صحیح تلفظ سبق نمبر ۱۲- حصہ چہارم
7-00 ملاقات - اردو دان احباب سے
8-00 تقریر بعنوان دعوت الی اللہ از مولانا عبد الوہاب آدم صاحب
8-50 کل کے پروگرام

ہفتہ - 8-اپریل 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم رانا فضل الرحمان صاحب نعیم ابن اتالیق صاحب سکنہ نیو ٹاؤن شپ لاہور بوجہ بخار کھانسی بیمار ہیں - بیماری شدت اختیار کر گئی ہے اور کمزوری بہت زیادہ ہے- احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے-

اعلان دار القضاء

(مکرمہ فوزیہ ناصر صاحبہ بابت ترکہ ملک محمد یعقوب صاحب)

مکرمہ فوزیہ ناصر صاحبہ ساکن مکان نمبر ۳۳- ۳۲ دار النصر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد محترم ملک محمد یعقوب صاحب (مکان ۲۱/B ۴ محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ) بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں- ان کے نام قطعہ نمبر ۲۱/B- ۴ دار الرحمت رقبہ ۵ مرلے الاٹ شدہ ہے- لہٰذا یہ پلاٹ ہماری والدہ محترمہ امینہ بیگم صاحبہ حال مقیم جرمنی کے نام کر دیا جائے- ہم ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے- ورثاء کی تفصیل یہ ہے-

(۱) محترمہ امینہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
(۲) مکرم ہارون بابر صاحب (بیٹا)
(۳) مکرم ملک لقمان ہمایوں صاحب (بیٹا)
(۴) مکرم ملک نعمان احمد صاحب (بیٹا)
(۵) مکرمہ طیبہ مبارکہ صاحبہ (بیٹی)
(۶) مکرمہ قدسیہ شافی صاحبہ (بیٹی)
(۷) مکرمہ فوزیہ ناصر صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے- کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں- (ناظم دار القضاء ربوہ)

رپورٹ زیارت مرکز

واقفین نو لاہور

○ مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۹۵ء واقفین نو حلقہ جات اچھرہ، رحمان پورہ- وحدت کالونی علامہ اقبال ٹاؤن اور کینال برگ لاہور کا وفد بغرض زیارت مرکز بوقت شام ۱۰-۸ بجے دار الضیافت ربوہ پہنچا- وفد میں ۳۴ واقفین نو اور ۵۸ والدین شامل تھے مکرم حفیظ اللہ صاحب امیر وفد تھے جبکہ مکرمہ امۃ الکریم صاحبہ بطور نگران وفد مستورات تشریف لائی تھیں-

مورخہ ۲۳ مارچ صبح وفد سب سے پہلے بہشتی مقبرہ زیارت کے لئے گیا- بچوں نے دعا کی اور انہیں بہشتی مقبرہ کا مختصر تعارف کروایا گیا- بہشتی مقبرہ سے واپسی پر وفد بیت مبارک، دفتر پرائیویٹ سیکرٹری اور قصر امامت کی زیارت کے لئے گیا- جہاں زیارت کے ساتھ ساتھ بچوں سے سوال و جواب کی وصورت میں ان کی معلومات میں اضافہ کا سلسلہ جاری رہا- اس کے بعد مائیں اور بچے ملاقات کے لئے حضرت آپا مریم صدیقہ صاحبہ کے گھر گئے تقریباً ایک گھنٹہ کی ملاقات میں محترمہ چھوٹی آپا صاحبہ نے ماؤں اور بچوں کو قیمتی نصائح سے نوازا- پھر وفد نمائش دیکھنے چلا گیا- جہاں بڑوں اور چھوٹوں سب نے نہایت اشتیاق سے نمائش کو دیکھا اور حسن انتظام کی بہت تعریف کی- غرض نمائش میں سب کے لئے دلچسپی کا سامان موجود تھا- واپسی پر وفد نماز ظہر و عصر اور کھانے کے وقفہ کے بعد سہ پہر ۳ بجے دریا کی سیر کے لئے روانہ ہو گیا- شام ۵ بجے واپسی پر دار الضیافت میں بچوں کی ملاقات وکیل وقف نو سے ہوئی- جائزہ کے بعد وکیل صاحب نے بچوں کی تربیتی حالت کو تسلی بخش قرار دیا اور بہت سراہا- اس دوران بچوں نے تقریریں اور نظمیں سنائیں- ایک طفل جبران داؤد نے حضرت بانی سلسلہ کے اقتباسات سنائے 'انبیاء کے نام زبانی سنائے- عزیزہ مبشرہ چغتائی نے خدا تعالیٰ کے صفاتی نام سنائے اور ایک معصوم بچی بشریٰ صبا نے آیۃ الکرسی کی تلاوت کی- اگلے روز مورخہ ۲۴ مارچ وفد بیت الحمد و جدید جلسہ گاہ کی زیارت کے لئے گیا- جہاں مکرم ملک منیر احمد صاحب اور محمد مقصود احمد منیب صاحب نے بچوں سے سوالات پوچھے اور بیوت الحمد کا تعارف کروایا اس کے بعد ملک منیر صاحب نے وفد کے لئے پر تکلف چائے کا اہتمام کیا- واپسی پر وفد نے دفتر وکالت وقف نو کا دورہ کیا- بچوں کو تعارف اور والدین کو معلومات فراہم کی گئیں- اس کے بعد وفد نے نماز جمعہ ادا کی اور بیت اقصیٰ کی زیارت کی جمعہ کی ادائیگی کے بعد وفد اقصیٰ چوک سے لاہور کے لئے روانہ ہو گیا- وکیل وقف نو نے الوداعی دعا کروائی اور وفد تقریباً ۳ بجے لاہور روانہ ہو گیا- وکالت آخر پر انتظامیہ دار الضیافت کا شکریہ ادا کرتی ہے جنہوں نے وفد کے قیام و طعام کے سلسلہ میں بھرپور تعاون کا مظاہرہ کیا اور ساتھ ہی ان تمام افراد کا جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں اپنا تعاون پیش کیا-

---

اجتماعی وقار عمل
صبح ۸ بجے تا ۹ بجے
بروز جمعۃ المبارک
۷ اپریل ۱۹۹۵ء

سیکرٹریان اور والدین

واقفین نو متوجہ ہوں

○ (۱) جو والدین نیا وقف کریں وہ فارم پر یہ ضرور تحریر کریں کہ بچے کے وقف کرنے کا ارادہ قبل از پیدائش تھا یا بعد از پیدائش-

(۲) سالانہ انفرادی پراگریس رپورٹ فارم جلد از جلد پر کر کے بھجوائیں خاص طور پر ارادہ وقف قبل از پیدائش یا بعد از پیدائش کا خانہ ضرور پر کریں-

(۳) جن والدین کو ابھی تک سالانہ انفرادی پراگریس رپورٹ فارم موصول نہیں ہوئے وہ وکالت وقف نو کو عام خط کے ذریعہ جلد از جلد مطلع فرمائیں کہ ان کا ارادہ وقف قبل از پیدائش تھا یا بعد از پیدائش؟

وکالت وقف نو

والدین واقفین نو متوجہ ہوں!

○ جو والدین اپنے واقفین نو کی تصاویر بغرض اشاعت بھیجتے ہیں ان سے التماس ہے کہ وہ اپنے بچوں کی رنگین کی بجائے بلیک اینڈ وہائٹ پاسپورٹ سائز تصاویر ارسال کیا کریں-

وکالت وقف نو

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 3- اپریل- 1995ء
دھوپ نکل رہی ہے
درجہ حرارت کم از کم 15 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 27 درجے سنٹی گریڈ

○ امریکہ نے کشمیر پر ثالثی کے لئے پاکستان کی درخواست قبول کر لی ہے۔ امریکہ نے کہا ہے کہ کشمیر کی حیثیت تبدیل نہیں ہوئی اس کا تمام جغرافیائی خطہ متنازعہ ہے۔ کشمیریوں کی مرضی کے بغیر اس پر کوئی تصفیہ نہیں ہو سکتا۔ پاکستانی تجویز بھجوانے کے باوجود بھارت نے امریکہ کو ابھی تک کوئی سگنل نہیں دیا۔ امریکہ دونوں ممالک کو مذاکرات کی میز پر بٹھانے اور کشمیر میں امن قائم کرنے کے لئے سب کچھ کرنے پر تیار ہے۔ اعلیٰ سفارتی ذرائع نے بتایا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے لئے اسرائیل مصر سمجھوتے کی طرز پر پاک بھارت مصالحت کے لئے تیار ہیں۔ امریکہ نے بے نظیر کو آگاہ کر دیا ہے کہ پاکستانی تجویز خوش آئند ہے۔ امریکی نائب وزیر خارجہ مسز رابن رافیل نے بتایا ہے کہ ثالثی کی درخواست امریکی وزیر دفاع کے دورہ پاکستان کے موقع پر کی گئی۔ ضروری ہے کہ بھارت بھی امریکہ کو مصالحت کنندہ تسلیم کرے۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ امریکی حکومت نے اس بارے میں کوششیں شروع کر دی ہیں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے دورہ امریکہ کے دوران مظاہروں پر پابندی لگانے کی درخواست حکومت امریکہ نے مسترد کر دی ہے۔ امریکی دفتر خارجہ نے کہا کہ اگر ہیلری کلنٹن کے بھارت اور نیپال کے دورہ کے دوران ان کے خلاف مظاہرے ہو سکتے ہیں تو امریکہ میں بے نظیر کے خلاف کیوں نہیں ہو سکتے۔ اس دورے کے دوران ایم کیو ایم اور نواز لیگ کی طرف سے مظاہروں کی توقع ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ مشرقی پاکستان جیسے سانحہ سے بچنے کے لئے الطاف حسین کو واپس لانا پڑے گا ایم کیو ایم طاقتور حقیقت ہے اسے تسلیم نہ کرنے کا نتیجہ اچھا نہیں نکلے گا۔ الطاف حسین سے لندن مذاکرات کے دوران کسی قسم کی اختلافی صورت حال پیدا نہیں ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ الطاف حسین پر مقدمات مجھ سے پوچھ کر نہیں بنائے گئے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے دورہ امریکہ کے دوران ساتھ جانے کی آفر ٹھکرا دی ہے۔ انہوں نے کہا ہے امریکہ جانے کی دعوت اپریل فول اور بچگانہ حرکت ہے۔ کیا وزیر اعظم بتانا پسند فرمائیں گی کہ انہوں نے مسئلہ کشمیر اور امریکی دوروں کے حوالے سے نواز شریف کی تجاویز کے جواب میں ابھی تک چپ کیوں سادھ رکھی ہے مسلم لیگ کے ترجمان نے کہا ہے کہ نواز شریف بے نظیر کی طرح تفریحی ٹور کرنے میں دلچسپی نہیں رکھتے۔

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ امریکہ اپنے مفادات کو نظرانداز کر کے پاکستان کے لئے اپنی پالیسیاں تبدیل نہیں کرے گا۔ دونوں ملکوں نے ایک دوسرے کے مفادات کی نگہداشت نہ کی تو دوستی چل نہیں سکے گی۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ ایف ۱۶ طیارے دینے کے سلسلے میں امریکی موقف میں خاصی تبدیلی آئی ہے انہوں نے کہا ہے کہ ہم اپنے مفادات امریکہ کے ہاتھ فروخت نہیں کریں گے۔

○ مسلم لیگ (ج) کے حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ کراچی میں بحالی امن کے لئے حکومت انتقامی جذبہ دل سے نکال دے۔ انہوں نے کہا کہ منتخب نمائندوں اور قوتوں کو اعتماد میں لیا جائے۔ واضح سیاسی حکمت عملی اختیار کی جائے۔ انہوں نے کہا حکومت کے خلاف عدم اعتماد کا کوئی امکان نہیں۔

○ نادہندگان کے بارہ میں جو آرڈی ننس جاری کیا جا رہا ہے اس میں یہ شق بھی رکھی جا رہی ہے کہ نادہند اداروں کے ۱۰ فیصد تک حصہ دار منتخب اراکین کو بھی نااہل قرار دیا جائے گا۔ اس کا اطلاق بغیر کسی امتیاز کے ہو گا۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ لوگ مارشل لاء کی دعائیں مانگ رہے ہیں انہوں نے کہا کہ کشمیر نے ایک دن آزاد ہونا ہے اس بارے میں سوال جماعت اسلامی سے کریں۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سمیت ہر آدمی جی ایچ کیو کا خیر خواہ ہے۔ رینجرز کو اختیارات دینے سے مسئلہ حل نہیں ہو گا۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ اسمبلی توڑنے کا صدارتی اختیار ختم ہونا چاہئے۔ پاکستان کو سلامتی پر تشویش ہے پھر بھی وہ علاقائی تناظر میں بہت کچھ کرنے کو تیار ہے لیکن ہم ایسا یکطرفہ طور پر نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ اس بات پر اتفاق رائے بڑھ رہا ہے کہ مسلح افواج کے سربراہوں کی تقرری کے اختیارات صدر کے پاس رہنے چاہئیں۔

○ مسلم لیگ نواز گروپ اور جماعت اسلامی میں مفاہمت کی ابتداء کے طور پر ابتدائی بات چیت ہو رہی ہے۔ نواز شریف نے اپنی جماعت کے رہنماؤں کو رابطوں کی ہدایت کر دی ہے۔

○ ہائی کورٹ نے سمگلنگ کے ملزموں کو امریکہ کے حوالے کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ تاہم ایک ملزم کی درخواست پر اسے امریکہ بھیجنے سے روک دیا گیا ہے۔

○ وزیر مملکت برائے انصاف میاں رضا ربانی نے بتایا ہے کہ چاروں صوبوں میں انسانی حقوق کے خصوصی سیل قائم کئے جائیں گے۔ خلاف ورزیوں کی شکایات کی تفتیش کر کے اصلاحی قدم بھی تجویز کریں گے۔ وزارت قانون میں متعلقہ سیل پہلے ہی سے قائم ہے۔

○ امریکہ جانے والا وفد ۲۰۰۔ افراد پر مشتمل ہو گا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب اور حامد ناصر چٹھہ بھی وزیر اعظم کے ہمراہ ہوں گے۔ ٹی وی کی تین ٹیموں کے علاوہ اب ایک اور ٹیم بھی ساتھ جائے گی۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے جمہوریت کا دریا تمام برائیوں کو بہا کر لے جائے گا۔ ۱۹۷۷ء کے بعد جمہوری حکومت نہ ہونے کی وجہ سے کلاشنکوف متعارف ہوئی۔ ہیروئن کے عادی افراد کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ اب فرقہ پرستی کی بیماری نے سر ابھارا ہے۔ لیکن ہم ایسا کام کر رہے ہیں کہ لوگ کمپیوٹر کی جگہ بندوق چلانے کی کوشش کریں گے لاڑکانہ میں ریلوے پل اور سڑک کے سنگ بنیاد کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم بیرونی سرمایہ کاری کے حصول کی پالیسی میں کوشاں ہیں۔

○ آل پاکستان نیوز پیپرز سوسائٹی نے اپنے ایک اجلاس میں کہا ہے کہ اخباری صنعت کا بحران سنگین ہو گیا ہے۔ وزیر اعظم نوٹس لیں۔ حکومت نیوز پرنٹ کی درآمدی ڈیوٹی میں تخفیف کے فیصلہ پر عمل درآمد کرائے۔ اخبارات پر حملہ کرنے والوں اور صلاح الدین کے قاتلوں کو گرفتار کیا جائے۔

○ وزیر اعظم کے خاوند مسٹر آصف علی زرداری نے کہا ہے کہ نواز شریف کی آرمی چیف سے ملاقات مثبت پیش رفت ہے حکومت کو کوئی خطرہ نہیں۔

○ بلدیاتی نظام کے مسودہ قانون کو حتمی شکل دے دی گئی ہے۔ نئے بلدیاتی انتخابات اسی آرڈی ننس کے تحت ہوں گے۔ جو ۱۳۔ اپریل سے قبل جاری کر دیا جائے گا۔

○ پنجاب اسمبلی کے سابق سیکرٹری حبیب اللہ کے خلاف کیس کی سماعت سیشن جج کی عدالت میں ہوگی۔ فاضل عدالت نے کیس کا ریکارڈ طلب کر لیا ہے۔ سماعت اگلے ہفتے شروع ہو جائے گی۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے انکشاف کیا ہے کہ کالا باغ ڈیم کی تعمیر کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں جی ایچ کیو کا آدمی نہیں ہوں جو یہ بتا سکوں کہ مارشل لاء کب آئے گا۔ یہ پیپلز پارٹی کا آخری دور ہے۔

○ جمعیت اہل حدیث کے علامہ ساجد میر نے کہا ہے کہ سیاستدان ناکام ہو چکے ہیں۔ کبھی بھی کچھ بھی ہو سکتا ہے۔

○ جمعیت علمائے اسلام کے نومنتخب امیر اور قومی اسمبلی میں خارجہ امور کی کمیٹی کے چیئرمین مولانا فضل الرحمان نے کہا ہے کہ اسلام کے بارے میں نواز شریف اور بے نظیر دونوں کی سوچ میں کوئی فرق نہیں۔ انہوں نے کہا کہ جمعیت علمائے اسلام حکومت کا حصہ ہے نہ اس کی اتحادی۔

○ روسی فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ چیچنیا کے آخری بڑے ٹھکانے پر قبضہ کر لیا گیا ہے اور چیچنیا میں روسی فوجی کارروائی مکمل ہو گئی ہے اور انتخابات کی تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔ روسی نائب وزیر اعظم نے کہا ہے کہ چیچنیا کے آخری بڑے ٹھکانے پر ایک بھی گولی چلائے بغیر قبضہ ہو گیا ہے۔

○ پاکستان میں برطانیہ کے ہائی کمشنر کرسٹوفر میکرے نے کہا ہے کہ پاکستان میں سرمایہ کاری خطرناک بھی ہے اور منافع بخش بھی۔

ضیاء آرنیکا ہیئر آئل
سر کے بالوں کیلئے بفضل خدا بہترین ٹانک
بھٹی ہومیو کلینک (بروز جمعہ پہلے ٹائم کلینک کھلتے ہیں)
رحمت بازار صبح ساڑھے دس تا ۲ بجے
شام پانچ تا ساڑھے آٹھ بجے
دار الیمن وسطی صبح ۸ تا ۱۰ بجے

ناصر پبلک سکول ربوہ دار الرحمت وسطی
رجسٹرڈ محکمہ تعلیم حکومت پنجاب
ششم تا دہم (سائنس و آرٹس) داخلہ جاری ہے
پرنسپل

ہر قسم کے فریج، فریزر، کوکنگ رینج، گیزر، واشنگ مشین، اور سنگر سلائی مشین کے لئے
برکت علی الیکٹرانکس
شہناز پلازا - چاندنی چوک
مری روڈ - راولپنڈی
فون : 420958